Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۸) مطبوعہ ۸ - جولائی سنہ ۱۹۰۴ع بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

لنڈن پولیس کا ایسا عمدہ انتظام ہے کہ پر سال ۸۵۴ گم شدہ اشخاص بچوں اور مردوں کا پتہ لگا کر ان کے اعزا کے سپرد کیا ٭ ہزاروں مری ہوئی مچھلیاں بندرگاہ پورٹ آرتھر کے قریب پائی گئیں معلوم ہوتا ہے کہ سرنگوں کے اڑنے سے بہہ جانیں تلف ہوئیں ٭ مقدونیہ کی حال میں مردم شماری ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ سلونیکا میں ۱/۲ ۳ لاکھ یونانی - ۲ لاکھ بلگیرین اور ۴ لاکھ ۲۳ ہزار مسلمان ہیں ٭ اگست کے آخری ہفتہ میں سرویا کے شاہ پیٹر کی تاجپوشی کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے بلگریڈ کے گرجا میں ہوگا ٭ ممالک متحدہ امریکہ کے باغبانوں نے ایک مجلس قائم کی ہے جسکا مدعا ملکر تجارت کرنا ہوگا - ملکر کام کرنے میں مغربی دنیا میں لوگوں نے کمال کر دکھایا ہے ٭ بمبئی میں بھی گوؤں کی افراط و شرارت سے چیخ اٹھے - بازار میں چلنا محال ہوگیا ہے ٭ جنگل ملابار میں ایک آدمی کمبل اوڑھے بیٹھا تھا شیر کے دھوکے میں نشانہ بندوق ہوا ٭ کلکتہ کے بوٹینکل گارڈن میں ایک پھول چار فٹ ایک انچ کا پیدا ہوا ٭ مسٹر جی - ایل - گارتھ صاحب منیجر نواب صاحب ڈھاکہ پولو کھیلتے ہوئے گر کر مر گئے ٭ دریائے اٹک طغیانی پر ہے مگر ڈیرہ غازیخان کو کوئی نقصان پہنچنے کا خوف نہیں ٭ پٹنہ سے مولوی محمد سلیمان صاحب بیرسٹر ایٹ لا بھوپال کے چیف جسٹس مقرر ہو کر گئے ہیں ٭ فرانس کے بندرگاہوں میں مزدوروں اور سرمایہ داروں میں جھگڑا چلا آتا ہے چند روز ہوئے مارسلیس میں مزدوری میں اضافہ کیا گیا ہے مگر اسپر بھی مزدور راضی نہیں ہوئے ٭ پر سال ولایت میں ریلوے حادثات سے ۲۵ مسافر مرے اور ۷۵۹ زخمی ہوئے ٭ مصر میں ٹڈیوں سے فصل بچانیکے واسطے ایک دستہ برٹش سپاہیوں کا بھیجا گیا ہے ٭ سردار ایوب خان کے سکریٹری کو امیر نے کابل طلب کیا ہے ٭ جیل خانوں کے سول سرجنوں کے الاؤنسوں میں کسی قدر اضافہ ہونیکی تجویز زیر غور ہے ٭ قسطنطنیہ میں اطلاع دی گئی ہے کہ شہنشاہ بیگم ابیسینیان مع دو سو آدمیوں کے ماہ ستمبر میں بیت المقدس میں خداوند مسیح کی قبر کی زیارت کے لئے آنے والی ہیں ٭ چین سے بلجیم کو صنعتی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جس قدر لڑکے گئے ہیں وہاں کے ہوٹلوں میں ان کے ٹھہرنے کے لئے جگہ نہیں ملتی ہے اور کالج میں مدرسین کا اسٹاف بڑھانا پڑا ٭ عنقریب شملہ کی مردم شماری لیجائیگی کہ موسم گرما میں کس قدر آبادی زیادہ ہوئی ٭ مسٹر ولیم بل صاحب سی - آئی - ای ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے رخصت ۳ ماہ لی ہے ٭ امیر صاحب کابل نے افغانستان اور ترکستان کے ملحقہ مورچوں کو مضبوط کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اس لئے غلام محمد خان کو کچھ نئی رائفلز اور چھ توپیں ترکستان کو بھیجنے کا حکم دیا ہے ٭ مدراس میں ایک انگریز مسمی جیمس ہارڈمان کو جس نے افیون سے خودکشی کرنا چاہا تھا ۲ ہفتہ قید کی سزا ہوئی ہے ٭ حضور شاہ قیصر دام اقبالہم کا بیمہ زندگی ۱/۲ ۲ لاکھ پونڈ پر ہے اور قیصر جرمن کا دس لاکھ پونڈ پر ٭ خبر ہے کہ امیر صاحب نے فوجی وردیوں کے بنوانیکی فرمائش اوڈیسہ (روس) کو بھیجی ہے ٭ گورنمنٹ جرمنی نے انڈیا ربڑ کی بہت بڑی کھیپ منگوائی ہے یہ اس غرض سے ہے کہ اپنے یہاں کی بازاروں کی سڑکیں ربڑ سے تیار کیجاویں - کچھ سڑکیں تو تیار ہو گئی ہیں ان پر کیچڑ وغیرہ بالکل نہیں ہوتا ٭ میسور میں ایک ۱۴ سالہ لڑکے اور ۷ سالہ لڑکی کی شادی خلاف قانون قرار دی گئی ہے - دربار میسور نے دولہا دلہن کی ماؤں اور پروہت پر جس نے شادی کی رسمیں ادا کیں مقدمہ دائر کر دیا ہے ٭ سال گذشتہ میں پنجاب کے جیل خانوں کی صنعت سے ایک لاکھ ۸ ہزار ۷۶۶ روپیہ کی آمدنی ہوئی ٭ پنجاب کے بجٹ میں ویٹرنیری اسسٹنٹوں کی تنخواہ بڑھانے کے لئے ۱۹ ہزار روپیہ تجویز کیا ہے ٭ شملہ میں عنقریب ٹیلیفون جاری ہونے والا ہے ٭ رنگون میں خانگی ملازم تنخواہ میں بیشی چاہتے ہیں اور اہل شہر نے اس کے خلاف ایک میموریل لاٹ صاحب کی خدمت میں پیش کیا ہے ٭ آنریبل مسٹر جسٹس اینڈرس جج چیف کورٹ پنجاب گذشتہ پیر کو بعارضہ بخار کوہ مری پر فوت ہو گئے ٭ روس کی خبر ہے کہ روسی لوگ لگاتار ناکامیابیوں اور شکستوں سے نہایت بدمزاج اور بددماغ ہو رہے ہیں روس میں انگریزوں کا رہنا مشکل ہو گیا ہے - گمان ہے کہ یہ لڑائی انگریزوں کی شہ سے ہوئی ہے ٭ فنشیولنگ کی لڑائی میں ایک سو جاپانی کام آئے اور روسی بڑی بے سروسامانی سے

بقیہ

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحیت پر جاپان کے دیوان خاص کے ایک وزیر کی رائے

آج وہ دن ہے کہ تمام قوموں کی آنکھیں جاپان اور جاپانیوں پر لگی ہوئی ہیں۔ اِس طریقہ سے جسمیں اُس کے جو بلحاظ جنگی طاقت کے دنیا بھر میں نہایت ہی زبردست ہے اور جاپان کے درمیان جو شرق کی گویا نہایت ہی نوزاد ریاست ہے جو جنگ ہو رہی ہے اُس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل جاپان حب الوطنی اور جان نثاری میں دنیا میں کسی قوم سے پیچھے نہیں ہیں۔

اس خیال کی ترغیب کی وجوہات ہیں کہ ان اوصاف کا نمایاں ہونا زیادہ تر مذہبی اسباب پر مبنی ہے اور کہ یہہ نوجوان قوم اسبات کی قائل ہونے لگ پڑی ہے کہ قومی عظمت کا راز راستبازی ہی میں مخفی ہے۔ جاپان کے بعض بڑے بڑے آدمی بلا تذبذب اِس سچائی کا اعلان کرتے ہیں۔ ہیرن یا کیجیا جاپان کا ایک مرحوم مشیر مسیحیت کی نسبت یہہ رائے دیتا ہے کہ "کچھ مضائقہ نہیں کہ ہم کیسی بڑی فوج اور بیڑے کیوں نہ رکھتے ہوں۔ اگر راستبازی ہماری قومی ترقی کی بنیاد نہو تو ہم ناکامیاب ہو جائینگے۔ میں بلا پس وپیش کہتا ہوں کہ ہمکو اپنی بہبودی کے لئے مذہب پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور میں اپنے گرد اس بات کی تلاش میں نظر کرتا ہوں کہ وہ کون سا مذہب ہے جسپر ہم نہایت ہی عمدہ طور پر بھروسہ کر سکیں میں اس بات کا قائل ہوں کہ مسیحی مذہب ہی وہ اکیلا مذہب ہے جو کسی قوم کے لئے طاقت اور وعدے سے پُر ہے" (کرسچن پیٹریاٹ)۔

روشنی کا میلہ

یہاں پر ۲۶ ماہ جون سنہ ۱۹۰۴ کو کسی فقیر کی شان میں میلہ ہوا ایک دو دن پہلے اور بعد بھی خوب بھیڑ بھاڑ رہی اور میلہ دیکھنے والوں کی رہی۔ مگر حقیقت میں یہہ روشنی کا میلہ نہ تھا بلکہ "تاریکی کا میلہ" کیونکہ پیر پرستی اور ہر قسم کے فحش کاموں اور باتوں کی گرم بازاری تھی جس سے اہل میلہ پر روحانی اور اخلاقی تاریکی کا دبیز حجاب پڑا ہوا تھا۔ مگر عین اس تاریکی کے درمیان وہ حقیقی نور ..... جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے اپنے منادوں کے ذریعہ جو خود "دنیا کے نور" ہیں چوڑے بازار کے مسیحی گرجے میں چمک اور اہل میلہ کو اُن کی بیوقوفی اور لاپرواہی اور خدا کی راستبازی اور محبت کو اُن پر ظاہر کر رہا تھا۔ مشاہدہ سے معلوم ہوتا تھا کہ سامعین کے دل پر مسیحی منادوں کے وعظ کا بڑا اثر پڑ رہا تھا۔ خدا اس کام پر جوش کی طرف سے اس میلہ میں ہوا برکت بخشے۔ اور سامعین اور شاہدین کو چاہ ضلالت سے نکالے۔

آخر میں ہم اہل شہر سے ملتمس ہیں کہ ان فحش زبانیوں کا جو اہل میلہ ان ایام میں کرتے ہیں انسداد کریں کیونکہ یہہ اخلاق سے بعید ہے کہ انکی شریف زادیاں اپنے گھر میں یا بازاروں پر ہو کر ایسے فحش کلمات کو سنیں اور انکی روح اور طبیعت پر برا اثر پڑے۔

دیکھہ انکو چھوٹوں کو ہی بڑائی دیتا
آسمان آنکھہ کی تل میں ہے دکھائی دیتا

جنگ جاپان اور روس کیطرف آج ہر ملک اور قوم کی چشم حیرت وا ہے۔ اُن کے کل جنگی معاملات اور اندرونی حالات پر غور کرنے سے انکی موجودہ حالت اور اُسکے اسباب نظر آتے ہیں۔ جاپان اور روس کو وہی نسبت ہے جو ٹرنسوال اور انگریزوں کو تھی اور ابھی ہے اور جنگی وہی حالت اب انکی ہے جو ٹرنسوال کے ساتھ انگریزوں کے جنگ کی تھی۔ زار کی حالت تو ابھی حالت زار ہے مگر نتیجہ آخری الٰہی اسرار ہے اور چشم عالم براہ انتظار۔ سنا جاتا ہے کہ زار روس جنگ کی اس حالت کو دیکھکر تارک الدنیا اور گوشہ گزین ہونیکے خواہشمند ہیں۔ اسوقت دونوں کی حالت ایسی ہے کہ انکو قرضہ کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ جاپان کا اس جنگ سے ایسا اعتبار بڑھ گیا ہے کہ امریکہ اور انگلینڈ بغیر مانگے اُسکو قرضہ دینے کو تیار ہیں مگر روس کو قرضہ نہیں ملتا۔ اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی یہودی رعایا سے قرضہ طلب کیا انہوں نے جواب میں کہا کہ جبتک ہمیں خاص حقوق نہ ملینگے ہم ایک پیسہ بھی قرضہ نہ دینگے۔ جاپان اس لئے فتحمند ہے کہ اسکی رعایا اور گورنمنٹ ایک دل ہے اور ایک دوسرے پر اعتبار کرتی ہے اور جاپانی افسران اور رعایا اپنے لڑکو بڑی ہوشیاری سے مخفی رکھتے ہیں اور کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہونے دیتے اور بڑی ہوشیاری اور دلیری کیساتھ اپنی رعایا اور جنگ کا انتظام کرتی ہے۔ مگر روس میں یہہ سب حکمت عملیاں مفقود ہیں۔ آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے روس کیطرف سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا ہے اور جاپان کیطرف اُسکی نظر عنایت لگی ہوئی ہے۔ روس کی مذہبی حالت بھی بڑی ابتر ہے مگر جاپان مسیحی مذہب میں بڑے سرگرم اور مشغول ہیں۔ سچ ہے کہ جب انسان کی روشیں خداوند کی مرضی کے مطابق ہوتی ہیں تو وہ اس کے دشمنوں کو بھی دوست بنا دیتا ہے۔ (امثال ۱۶: ۷)۔

ولایت میں پروفیسر سی جی البرٹسن نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکے ذریعے ستاروں کی آواز اور شور سنائی دیتا ہے۔ اس آلہ میں دوربین، شیشوں اور فوٹوگراف کے خواص پائے جاتے ہیں۔ آلہ کا رخ جس میں شیشہ لگا ہوا ہے ستاروں کیطرف کو کر دیا جاتا ہے اور اُنکی روشنی اُسکے ذریعے آلہ کے اندر داخل ہو جاتی ہے جہاں وہ آواز کی شکل میں منتقل ہو جاتی ہے اس آلہ کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ مختلف ستاروں کی آواز مختلف قسم کی

مَضامین

ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۰۴ء پر ایک سرسری نظر

سلسلہ کیلئے دیکھو یکم جولائی کا پرچہ

(۱) جناب مولویصاحب مسیح کا اپنا بیان ملاحظہ فرمائے (متی ۱۶: ۲۱-۲۶ و ۲۷ و ۲۸ مرقس ۱۴: ۲۴ یوحنا ۱۰: ۱۱ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ - ۱۸: ۱۱ - ۸: ۲۱ - ۱۲: ۵۰ لوقا ۹: ۲۲ سے ۱۷: ۲۵ - ۶: ۵۱ سے ۵۸) مسیح نے صاف فرمایا ہی کہ "ضرور ہی کہ میں یروشلم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے بہت دکھ اٹھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جی اٹھوں" "تم اس ہیکل کو ڈھا دوگے اور میں اُسے پھر تیسرے دن کھڑا کرونگا"

(۲) مسیح نے یہودیوں کے عقیدہ کی پابندی اس لئے نہیں کی تھی کہ اُسکو بنی آدم کی نجات کا یا اپنی نجات اور بہبودی کا وسیلہ قرار دے بلکہ اسلئے کہ وہ ہمارے لئے شریعت کو پورا کرے (دیکھو متی ۳: ۱۴ و ۱۵) وہ شریعت کو منسوخ کرنے کو نہیں آیا تھا بلکہ پوری کرنیکے لئے (متی ۵: ۱۷) اور جب سب کچھ کر چکا تو صلیب کے اوپر سے عین جان دینے سے پہلے اُس نے فرمایا کہ "پورا ہوا"۔ اگر ہم پوچھیں کہ کیا پورا ہوا؟ تو صاف ظاہر ہی کہ اُس کا جواب یہی ہوگا کہ تمام شریعت اور تمام نجات کا کام اور خدا کا عدل اور رحم پورا ہوا؛

(۳) مسیح نے یہودیوں کو بار بار یہہ دعوت دی کہ توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ (مرقس ۱: ۱۵) "اے تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوؤ تم میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا" (متی ۱۱: ۲۸) "راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ آپ کے پاس جا نہیں سکتا" (یوحنا ۱۴: ۶) اور ایک دولتمند کو کہا کہ "اگر تو کامل ہوا چاہے تو جا کے سب کچھ جو تیرا ہی بیچ ڈال اور محتاجوں کو دے کہ تجھے آسمان پر خزانہ ملیگا تب آ کے میرے پیچھے ہولے" (متی ۱۹: ۲۱)

ان مقامات سے اظہر من الشمس ہی کہ مسیح نے سکھلایا کہ کوئی شخص شریعت سے راستباز نہیں ٹھہر سکتا بلکہ میرے پیچھے آنے سے اور میری صلیب پر ایمان رکھنے سے نہ کہ اسکو بنی آدم کی نجات کا وسیلہ قرار دیا۔ اور جو حوالہ آپنے مرقس ۱: ۴۴ کا دیا ہی۔ اسی سے صاف نمایاں ہی کہ مسیح نے اُس کوڑھی کو موسیٰ والی قربانی گذراننے کو کیوں کہا تھا۔ اس لئے نہیں کہ اس پر اُسکی نجات منحصر تھی اس کے ذریعہ وہ اپنے کوڑھ سے پاک ہوا تھا بلکہ اس لئے کہ "وہ ان پر گواہی ہوں" یعنی کاہنوں پر اس امر کی کہ کوڑھی فی الحقیقت پاک ہوگیا ہی (دیکھو احبار ۱۳ و ۱۴ باب) اور کہ اس بات کی شہادت ہو کہ مسیح آگیا ہی اور اسی نے اُسکو پاک کر دیا ہی۔ اور جو متی ۵: ۲۳ و ۲۴ کا حوالہ آپنے دیا ہی وہ تو اخلاقی امور میں سے ایک امر ہے جو مسیح نے انکی تکمیل کے لئے اُسکو فرمایا ہی قربانی کا تو اُسمیں ذرہ بھی ذکر نہیں۔ مولویصاحب چاہئے تھا کہ کوئی نص انجیل کی تحریر فرماتے جہاں مسیح کی قربانی کی نفی ہوتی۔ ان آیات متذکرہ حوالجات میں نہ تو نفی ہی اور نہ اثبات بہہ تو اور ہی معاملہ کی تائید ہو رہی ہی؛

پھر آپ صفحہ ۱۵۹ ایسا یوں رقمطراز ہیں کہ "ابتدائی زمانہ کے عیسائی بھی اپنے استاد کے قدم بقدم چلتے رہے اور ہیکل میں عبادت کرنے اور قربانیاں گذرانتے رہے جیسا کہ یہودی کرتے تھے وغیرہ"

(۱) یہہ مولویصاحب کا محض خیال ہی اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہی کہ وہ یہودیوں کی طرح انکی قربانیوں میں شریک ہوتے تھے۔ کوئی ایسا واقعہ یا آیت انجیل شریف میں نہیں ہی جسمیں ابتدائی مسیحیوں کے ہیکل میں قربانی گذراننے کا ذکر ہو۔ یا اُن کے دیگر رسمیات پر عمل کرنیکا؛

(۲) آپ پھر غلطی کر گئے "پولس نے شریعت کے احکام کو چھوڑ کر نیا دین" نہیں بنایا اُس نے تو شریعت کی ایسی عمدہ تشریح کی کہ شریعت کی علت غائی کو اپنے تمام خطوط میں منکشف اور ہویدا کر دیا اور صاف دکھلا دیا کہ مسیح جو شریعت کی غایت ہی" دنیا میں آگیا اب مسیح پر ایمان لانا شریعت کو پورا کرنا ہی چنانچہ وہ فرماتا ہی "پس کیا ہم شریعت کو ایمان سے باطل کرتے ہیں؟ ایسا نہو وے۔ بلکہ ہم تو شریعت کو قائم کرتے ہیں" (رومی ۳: ۳۱) صاحب آپ اعمال ۲۴ باب کا حوالہ دیکر فرماتے ہیں کہ پولس بھی "موسوی شریعت کے مطابق نذر چڑھاتا اور شریعت کے سب احکام پر یقین رکھتا تھا"۔ مگر حنانیاہ سردار کاہن بعض بزرگوں اور طرطلس نام وکیل کے ساتھ" (۲۴: ۱) یوں کہتا ہی کہ "ہم نے اس مرد کو مفسد اور تمام دنیا کے سب یہودیوں میں فتنہ انگیز اور ناصریوں کی بدعت کا ایک سردار پایا"۔ اور یہودیوں نے بھی مان لیا اور کہا کہ یہہ باتیں یوں ہی ہیں" (۵ و ۹ آیات) بھلا اب آپ بتلا دیں کہ ہم کس کی بات مانیں آپ کی یا یہودیوں کی ہم تو دونوں باتوں کو مان نہیں سکتے کیونکہ آپ اور اس کے یہہ نالش کنندے دونوں غلطی پر ہیں۔ رسول نے خود اس کا جواب دیدیا ہی ملاحظہ فرما دیں "لیکن تیرے سامنے یہہ اقرار کرتا ہوں کہ جس راہ کو وے بدعت کہتے ہیں اُسی میں باپ دادوں کے خدا کی بندگی کرتا ہوں اور سب

کچھ جو شریعت میں لکھا ہے یقین جانتا ہوں...." وغیرہ (۱۴ سے ۱۶) اس آخری فقرے سے یہہ مترشح نہیں ہوتا ہے کہ وہ اُن پر عمل کرتا تھا بلکہ یہہ کہ وہ سب درست ہیں اور ایسا ہی ہم بھی جانتے ہیں کہ سب کچھ جو شریعت میں لکھا ہے درست ہے۔ خدا کی بندگی وہ اسی مذہب کے بموجب کرتا تھا جسکو طرطلس نے ناصریوں کی بدعت کہا تھا۔ اور ان دونوں باتوں کو اُس نے اپنے عمل اور خطوط اور زبان سے ثابت کر دیا ہے ؛

(۳) ابتدائی مسیحی ہیکل اور عبادت خانوں میں معمولی عبادت اور منادی کرنے جایا کرتے تھے اس لئے کہ شروع میں انکی عبادت کے لئے کوئی خاص جگہ نہ تھی۔ وہ ایسی منادی کیا کرتے تھے جو بسا اوقات یہودیوں کے برخلاف اور انکو جلا دینے والی اور مشتعل کر دینے والی ہوتی تھی اور لوگ جوش میں آکر انکی مخالفت پر آمادہ ہو جایا کرتے تھے۔ ابتدائی مسیحیوں کی منادی میں مسیح کی پیدائش پرورش اور تمام زندگی کے اور خصوصاً اُس کے مصلوب ہونے اور تیسرے دن جی اُٹھنے اور آسمان پر چڑھ جانے کا احوال ہوا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس بات کو ثابت کیا کرتے تھے کہ موسیٰ کی شریعت پر عمل کرنے سے انسان راستباز نہیں ٹھہر سکتا بلکہ مسیح پر ایمان لانے سے۔ چنانچہ ان تمام باتوں کا مفصل بیان اعمال الرسل میں بصراحت و وضاحت مندرج ہے۔ اور اگر وہ یا خود پولس ہی جسکا آپنے حوالہ دیا ہے یہودی رسمیات اور قربانیوں کے پابند ہوتے تو مقام محولہ جناب میں طرطلس اُسکو مفسد اور تمام دنیا کے سب یہودیوں میں فتنہ انگیز اور ناصریوں کی بدعت کا ایک سرگروہ نہ کہتا اور نہ ہی یہودی اُسکی اس امر میں تائید اور حمایت کرتے۔ یہودیوں کا شروع ہی سے یہہ خیال رہا کہ یہ مذہب یہودی موسوی مذہب سے بالکل علیحدہ مذہب ہے اور وجہ یہی تھی یہودی لوگ خود رسولوں کو اور دیگر مسیحیوں کو ستایا کرتے اور بعض اوقات قتل بھی کر ڈالتے تھے۔ اسی پولس کی بابت آپ بخوبی غور فرماویں کہ یہود نے جسقدر اسکی مخالفت کی شاید ہی کسی اور رسول یا مسیحی کی کی ہوگی ؛

یہہ برا سلوک پولس کے ساتھ عین اُسی وقت سے شروع ہوا جب کہ پولس دمشق میں مسیحی ہوا اور آخر تک یہہ سلوک ہوتا رہا۔ تو بھلا کسطرح ہم اس بات کو تسلیم کر سکتے ہیں کہ "ابتدائی زمانہ کے عیسائی بھی ...... ہیکل میں .. قربانیاں گذرانتے رہے ..... اور کہ پولس بھی جب اس نے عیسائی واعظ کا کام شروع کیا اسی عقیدہ کا پابند تھا" ؟ مولوی صاحب نے واقعہ کے خلاف خامہ فرسائی کی ہے اور گویا پبلک کو دھوکا دیا ہے ؛

(۴) یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم مسیح کی اور اس کے رسولوں کی اس منادی کا ایک مختصر بیان کریں جو وہ مسیح کے مصلوب ہونے سے پہلے اور اس کے بعد پہلی صدی کے آخر تک کیا کرتے تھے انجیل سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح کی تعلیم اور وعظ کے بڑے بڑے مضامین عوام پر اپنی الوہیت اور ابنیت کو ثابت کرنا تھا اور کہ میں یہودیوں کے ہاتھوں مصلوب ہونگا اور پھر تیسرے دن جی اُٹھونگا اور کہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور کہ میری یہہ موت انسان کے گناہوں کے فدیہ اور کفارہ کے لئے ہے نہ کہ محض قومی جان نثاری اور شجاعت کا ایک عمل اور نمونہ ہے۔ مسیح کا ہر ایک کلام شریعت موسوی کو منسوخ کرنا نہ تھا بلکہ اُس کی علت غائی یہہ تھی کہ وہ لفظ بلفظ پوری ہو۔ مسیح کا شریعت پر عمل کرنا اس نیت سے نہ تھا کہ اُسکی رسمی طور پر تعمیل ہو بلکہ اس نیت سے کہ اسکی تکمیل ہو۔ اگر مسیح نے بھی آکر موسوی تعلیم دی اور خود بھی اسپر عمل کیا تو اس کے آنیکا فائدہ کیا تھا ؟ کیا یہودی اسوقت اپنی شریعت کے احکام اور رسمیات کے پابند اور پیرو نہ تھے ؟ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جسقدر اسوقت وہ اپنی شریعت کے احکام اور رسمیات کے پابند اور پیرو تھے اس سے پہلے شاید کبھی بھی نہ تھے۔ جب خداوند مسیح کی وعظ کے مضامین اور طرز یہہ تھی تو کیا ممکن ہو سکتا ہے کہ اس کے حواریوں اور بعد ازاں حواریوں کے شاگردوں کی منادی اور عمل کا کچھ اور مضمون تھا ؟ کیا ممکن تھا کہ مسیح اور اسکے حوارین موسوی شریعت کی منادی کرتے اُسپر عمل کرنیکے لئے انکو قتل کرتے یا ان سے کینہ رکھتے اور انکو دکھ دیتے اور ستاتے ؟ صلیب کے بعد بھی پنتکوست کے موقعہ پر پطرس کی منادی کا یہی حال تھا دیکھو (اعمال ۲: ۱۴ سے ۴۲) اور پطرس اور یوحنا کی منادی (اعمال ۳: ۱۲ سے ۲۶ - ۴: ۷ سے ۱۲ و ۱۹ و ۲۰ - ۵: ۲۹ سے ۳۲) استیفان کا وعظ (اعمال ۷ باب) فیلبوس کی منادی (اعمال ۸: ۳۵ سے ۳۹) پولس کی منادی (اعمال ۹: ۲۰ و ۲۲) پولس کی منادی (اعمال ۱۳: ۲۲ و ۳۸) اُس نے موسوی ختنہ کے برخلاف شروع ہی میں تعلیم دی تھی۔ (اعمال ۱۵ باب) غرضیکہ کلام سے کسی طرح یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح اور اس کے رسولوں اور انکے بعد انکے شاگردوں کی منادی موسوی شریعت کی تعمیل پر تھی اور نہ ہی انکا عقیدہ موسوی شریعت پر تھا مگر صرف یہہ کہ انسان صرف ایمان ہی سے نجات پا سکتا ہے نہ کہ شریعت پر عمل کرنے سے ؛

(۵) جو مشکلات اور دقائق انکی منادی میں ابتدا میں تھی وہی از آغاز تا ہنوز ہیں اور ویسا ہی



رہنگی شروع میں بھی وہ حقیقی معنی رکھتی تھیں اور اب بھی وہی حقیقی معنی رکھتیں ہیں۔ اور ایسا ہی حقیقی معنوں میں اہل یہود اور مسیحیوں کے دیگر مخالفین انکی منادی اور تمام تعلیمات کو لیتے اور اسی کے وجہ سے انسے وہ سخت سخت سلوک کیا کرتے تھے۔ مسیح اور اس کے شاگردوں نے مسیح کی الوہیت اور ابنیت۔ کفارہ اور موت اور اس کے جی اُٹھنے کو کبھی ہمیں نظر کہ وہ انسانی نجات کا وسیلہ ہیں استعارۃً کبھی بھی بیان نہیں فرمایا ۔

ایڈیٹوریل ڈیپارٹمنٹ

ستیارتھ پرکاش درپن

(تتمہ ۸۵) سوال

گمرد و سروں کی گواہی جانے دو۔ ہم خود خداوند یسوع کی قدرت کے گواہ ہیں۔ ہندوستان کے عیسائی جو ہندوؤں اور محمدیوں اور چوہڑوں وغیرہ میں سے عیسائی ہوئے ہیں عیسائی ہونے سے پہلے یہہ اعتقاد اور یہہ عمل رکھتے تھے کہ جانوروں اور پتھروں اور عناصر اور آدمیوں کو اور قبروں اور سمادھوں اور مندروں کو پوجتے۔ شرک فی العبادت کے روادار تھے۔ گالی دینا جھوٹھ بولنا ہر حالت میں بُرا نہیں جانتے تھے۔ دل کی پاکیزگی سے ناواقف صرف نہانے دھونے کو پاکیزگی جانتے تھے۔ دختر کُشی اور ستی ہونے کو ثواب جانتے تھے۔ اور ایسا بہت کچھ کرتے تھے جو اب ہم کو ناواجب اور بُرا اور سزا کے لائق معلوم ہوتا ہے۔ اب ہم خدا اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح پر نجات کے لئے بھروسہ رکھتے ہیں۔ کسی قسم کی بت پرستی نہیں کرتے ہر قسم کی بدی سے پرہیز کرنے کی فکر و کوشش میں رہتے ہیں۔ دل کی پاکیزگی کو اصل بات جانتے ہیں اور معاشرت اور طہارت کو وسائل نجات میں سے نہیں مانتے۔ یہہ سب کچھ خداوند یسوع مسیح اور اسکی روح کی مدد سے کرتے ہیں اور بغیر اُس کی قدرت کے ویسے ہی ہوتے جیسے ہمارے غیر قوم بھائی اب تک ہیں۔ جنکی عادتیں اور خیال گناہگاروں کی مانند ہیں۔ یہہ سب تبدیلیاں ہماری حالت میں اس ایمان کے سبب سے ہیں جو یسوع مسیح اور اُس کے کفارہ پر ہے۔ ہر ایک ایماندار مسیح کی قدرت کا ثبوت ہے۔ اُس کا معجزہ ہے اور اس لئے سبھی اوروں کو مسیح پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے ۔

(محقق) عیسیٰ میں کوئی معجزہ بھی نہ تھا مثلاً توریت میں لکھا ہے کہ لوط کے گھر پر مہمانوں کو مارنے کے لئے بہت سے لوگ چڑھ آئے تھے۔ وہاں خدا کے دو فرشتے تھے انہوں نے اُن کو اندھا کر دیا۔ اگرچہ یہہ بات بھی ناممکن ہے تاہم یہہ تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ طاقت میں لوط کے برابر بھی نہ تھا۔

(رہبر) مسیح میں معجزہ نہ ہونے کی اس دلیل پر آپ نے شور مچایا! اس سے زیادہ عقل رکھکر ایسی مُونہہ زور بات کرنی چاہئے تھی۔ خداوند کو اختیار تھا کہ جب چاہے معجزے کرے اور جب چاہے نہ کرے۔ مگر آپ جیسوں کو قائل کرنے کے لئے اُس نے سینکڑوں معجزے دکھائے تھے تو بھی ضد اور ڈاہ سے بھرے ہوئے متعصب فقیہہ اور فریسی اُسکو آپ کی طرح دشنام دہی کرتے تھے۔ یہہ بری سیرتیں آدمی کو اندھا کر دیتی ہیں اور مغز مار دیتی ہیں۔ دیکھئے ناظرین۔ کہ جب وہ دشمن خداوند کو پکڑنے آئے تو وہ اُس کے یہہ کہتے ہی کہ میں ہوں وہ پیچھے ہٹکر زمین پر گر پڑے“ ۔ (یوحنا ۱۸: ۵ و ۶) اُس ازغیبی صدمہ سے خداوند نے اُس گروہ کو جتا دیا کہ تمہارا ہجوم اور تمہاری تلواریں اور لاٹھیاں میرے مقابلہ میں کچھ نہیں ہیں تم سب ایک دم میں مارے جا سکتے ہو۔ خداوند کی اس قدرت کو دیکھکر شاگرد بھی لڑائی کے لئے کچھ دلیر ہو گئے چنانچہ پطرس نے تلوار بھی دی۔ مگر خداوند نے اُس کو منع کیا اور جس آدمی کا کان پطرس نے اُس ضرب سے اڑا دیا تھا اُسکو چھوکے چنگا کر دیا۔ (لوقا ۲۲: ۵۱)۔ دیکھئے پنڈت جی لوط پر حملہ کرنے والوں کو تو اُن فرشتوں نے اندھا کر دیا اور سزا دی تھی اور وہ سزا یہ معجزہ آپ کو بھی نظر پڑا مگر چونکہ خداوند نے ایسے خطرے کے موقعہ پر بھی دشمنوں سے محبت کا سلوک کیا اس لئے اُس کے محبت کے معجزے آپکو نظر نہ آئے اور کہدیا کہ عیسیٰ میں معجزہ نہیں تھا۔ کاشکہ خداوند آپ کے چیلوں کو زیادہ سمجھ بخشے تاکہ وے آپکی طرح بہکی ہوئی باتیں نہ کریں۔ اور یاد رکھیں کہ اس سارے ماجرے میں یعنے گرفتار کئے جانے سے دفن کئے جانے تک جو جو دکھ اور اذیت اور موت اُسپر گذری اُس میں ہرگز یہہ منشا نہ ہوا کہ اپنے بچانے کے لئے وہ کوئی معجزانہ کام کرے۔ اور اسکا سبب میں (۸۷) سوال کے جواب میں واضح کرونگا ۔

(۸۶) سوال

متی ۲۶: ۵۲۔ اِسپر وہی سوال کیا ہے۔ جس کو (۸۷) سوال میں دُھرایا ہے۔ اس لئے اُسی سوال کو دیکھو ۔

راقم

پادری جی ایل ٹھاکر داس

سکندر اعظم کی موت سے پیشتر سکوں پر صرف دیوتاؤں کی تصویریں ہوا کرتی تھیں مگر اسکی وفات کے بعد سے یہہ سلسلہ شروع ہوا کہ آدمی کے سر کی مشکل ثبت ہونے لگی ۔

سوچنے کا علم

(سلسلہ کے لئے دیکھو ۲۲ جون کا پرچہ)

"تب وہ اپنی گروہ کو اُس جگہ بلا لیتا ہو وہ وہاں آگر درخت کو کاٹتے اور اُس کے چھال اُتارنے اور اُس کے مناسب ٹکڑے کرنے لگ پڑتے ہیں چھکڑوں پر رکھتے اور بیلوں کی مدد سے لیجاتے ہیں تاکہ دریا میں اُسکو بہاویں مشعلوں کی جگمگاہٹ (اس لئے کہ وہ رات کو چلا کرتے ہیں) اور زنجیروں کی جھنکار اور چھاڑیوں کی رگڑ اور لوگوں کا نعرہ مسافروں کو عجب بہار دکھلاتا ہو"۔

"اور تُن کی لکڑی کی میز تمہارے ذہن میں ان تمام باتوں کا نظارہ پیدا کرتی ہی"۔

"ہاں - اور اس سے بھی زیادہ - یہ لکڑیاں آپسمیں باندھی جاتی اور دریا میں بہا دیجاتی ہیں اور وہ تیرتی پھرتی ہیں - پھر جہاز پر رکھی جاتی اور جب انگلستان میں پہنچ جاتی ہیں تو کاریگر اُسکو چیرتے ہیں اور ان کے تختے وغیرہ بنائے جاتے اور اُن پر نقش کھودے جاتے اور جلا چڑھائی جاتی ہو - اور یوں ایک میز بنجاتی ہی"۔

"اب تمہاری تقریر ختم ہوگئی"۔

"اب صحت بخش خوراک اور مزیدار کھانوں کا خیال کرو جو تُن کی میز پر رکھے ہیں ناشتے کے وقت روٹی اور کافی کا پیالہ چاشت کے وقت کباب اور پوڈین - چاے کے وقت کیک اور بسکٹ وغیرہ اور کھانے کے وقت کباب شدہ گوشت اور چٹنی وغیرہ خیال کرو کہ لوگ کھانے کے لئے جمع ہوتے ہیں اور کہ بڑی بائیبل صبح سے شام تک میز پر پڑی رہا کرتی ہے جبکہ تمام حاضرین کے گھٹنے دعا کے لئے اُس کے گرد جھکتے ہیں اور اُن کے دل خدا کی حمد میں اسکی تمام رحمتوں کے لئے اُٹھتے ہیں خصوصاً اس رحمت کے لئے کہ اُس کا بیٹا یسوع مسیح گنہگاروں کے لئے مُوا یوں تمام چیزوں کا خیال کرو اور تمکو معلوم ہو جاویگا کہ تُن کی میز کوئی غیر مفید شے نہیں ہی"۔

"میں نے تو ایسی تقریر کبھی نہیں سُنی میں تو اپنا تمام جیب خرچ دیدینے کو تیار ہوں تاکہ میں اسطرح سوچنے کے لائق بنجاؤں جسطرح کہ تم سوچتے ہو"۔

"آہ - خاطر جمع رکھو - اور تم تو آپنے ہی آپ پر تعجب کرنے لگ پڑوگے - مگر اب تو ہمارا وقت ہو چکا ہے۔ اچھا کل صبح پھر آجانا"۔

چھٹا باب

"تو ہنری! میں تو مقررہ وقت سے پانچ منٹ پہلے آگیا - اور اب شاید تم مجھسے بعض ایسے خواص کا بیان کروگے جنکو میں نہیں سمجھتا"۔

"ہاں چارلس - میں ضرور تمکو بتلاؤنگا - کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تم سوچنا سیکھنے میں خوب ماہر ہو جاؤ - مگر میں پہلے تمکو وہ خط دکھلاؤنگا جو میری والدہ میرے پڑھنے کے لئے میز پر چھوڑ گئی ہی"۔

"کیا خوب! ذرا دکھلانا تو سہی اُسمیں کیا لکھا ہے"۔

"وہ لکھتی ہو کہ کہیں ایسا نہو کہیں اس بات سے مغرور ہو جاؤں کہ میں تمسے کچھ تھوڑا ہی زیادہ جانتا ہوں"۔

"کیا وہ ایسا خیال کرتی ہو؟ میں نے تو تمکو کبھی مغرور خیال نہیں کیا"۔

"میری والدہ ایک دانا اور نیک عورت ہو اور تم سے یا مجھسے زیادہ وہ انسان کے دل کی بابت جانتی ہو - مگر ذرا اسکا خط سنو"۔

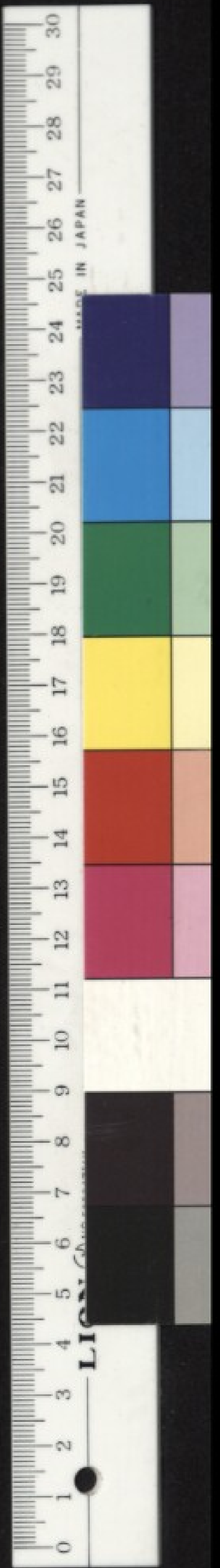
"عزیز ہنری"۔

"چونکہ تمنے ایک جوان دوست کو سوچنا سکھلانے کا کام اختیار کیا ہی تو آؤ میں تمکو تکبر اور خام خیالی سے متنبہ کروں کیونکہ وہ بعض اوقات نامعلوم طور پر دلمیں آگھستے ہیں - بجائے اس کے کہ تم خیال کرو کہ میں اپنے جوان دوست سے کسقدر زیادہ جانتا ہوں اپنے دل میں یہہ خیال کرو کہ تم ان کی بابت جو تمہیں تعلیم دیتے ہیں کسقدر کم لیاقت رکھتے ہو - چونکہ تکبر نادانی ہو اس لئے وہ شخص جو حلیم نہیں دانا نہیں ہو سکتا - یہہ صلاح تمکو تمہاری ہمیشہ فکرمند اور عزیز والدہ نے دی ہی"۔

"پس اے چارلس! تم دیکھتے ہو کہ جب میں تمکو سوچنا سکھلاتا ہوں تو ساتھ ہی مجھے اپنے آپ کی بابت بھی سوچنا ہی - مگر اب آؤ ہم آگے چلیں - مجوف کے معنی ہیں وہ صورت جو برتن کے اندر ہوتی ہی جیسے کہ چاء کا پیالہ اندر سے کھوکھلا یا مجوف ہوتا ہی اور محدب وہ صورت ہی جو کرہ کے باہر ہی یعنے اُس کا ابھار - معدنی کے معنی ہیں وہ شے جو معدن یا کان (کھان) سے نکالی گئی ہو - ضماہن کا وہ ٹکڑا معدنی ہی - مصنوعی کے معنی ہیں جو صنعت سے بنائی جاوے یعنی جو طبعی نہو - وہ کھوکھلا لٹو مصنوعی شے ہے"۔

"اہو! اس سے مجھے یاد آتا ہی کہ تم نے یہہ نہیں بتلایا کہ کھوکھلا لٹو گھومتا کیوں ہی اور آواز دینے والے لٹوئیں سے شور کیوں ہوتا ہی"۔

"تمام باتیں اپنے اپنے موقع پر ہونگی - ڈرو مت میں تمہیں یہہ بات بتلانی بھول نجاؤنگا - مگر آگے چلو - خوشبودار کے معنی ہیں خوشبو دینے والی شے - کافور کا یہہ ٹکڑا خوشبودار ہی - چھال دار وہ شے ہوتی ہی جو مزہ میں تیز یا چبھنے والی ہو مثلاً رائی یا مرچ - لچکدار وہ شے ہی جو اُچھل سکے مثلاً ہندی ربڑ کا ٹکڑا لچکدار ہوتا ہی چسپیدہ رہنے والی شے جو چپٹی رہتی ہی - طبی کے معنی ہیں شفا دینے یا بحال کرنے والی اشیئے یعنی وہ شے جو بیمار کو تندرست



کردیتی ہی۔ ختم ہو جانے والی وہ شے ہی جو بہ آسانی ٹیڑھی ہو جاتی ہی جیسے کہ وہ شلخ ہی کیا تم انھیں سے کسی کی بابت یاد کروگے؟"

"ہان ۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اُن تمام کی بابت یاد کرلونگا ۔ پس آپ بیان کریں" ۔

اِسی قسم کی اور بھی چند خواص ہیں مگر وہ خواص بہت نہیں ہیں ۔

عزت بے مثال

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۲۴ جون کا پرچہ)

دوسرے روز املیس حسب معمول آئی اور اِس روز دفعتہً بہاری لال بھی آگیا ۔ وہ اپنے دیگر کاروبار سے جلدی جلدی فرصت پاکر شیورانی کو پٹن لال کے خط کے مطابق مفروضہ خطرہ سے بچانے کی غرض سے اپنے ساتھ لیجانے کے لئے گھر آیا ۔ اُسے حقیقی خطرہ سے کچھ آگاہی نہ تھی اور طاعون سے مامون رہنے میں ہی شیورانی کی سلامتی سمجھتا تھا ۔ اگر وہ ذرا عمیق نظر سے اندرونی حالات کو دیکھ سکتا تو اُسکو بخوبی معلوم ہو جاتا کہ چھوٹے خطرہ سے بچاتے بچاتے وہ ایک بھارے خطرہ میں پڑگئی ہی ۔ شیورانی نہایت غمگین اور مایوس تھی ۔ وہ خیال کرتی تھی کہ جیکے عرفان سے میں اس قدر مطمئن ہوتی ہوں اُسکی ذات بابرکات کی نسبت اب میں کیونکر سیکھونگی؟ ممکن ہی کہ جو کچھ مینے سیکھا ہی وہ سب کا سب رفتہ رفتہ بھول جاوے اور میں اب پہلے کی طرح پھر غمزدہ اور اداس ہو جاؤں ۔

ایک اور رنج شیورانی کو یہہ تھا کہ اب اُسے اپنی اُستانی سے بالکل جدا ہونا پڑا اور پھر ملنے کی امید منقطع ہوتی ہوئی نظر آئی ۔ اُس نے خلوت میں پٹن لال کی منت کی کہ مجکو ایک ہفتہ اور رکھ لے پٹن لال بڑی خوشی سے رکھ لیتا لیکن اب بہاری لال کے سامنے کونسا معقول عذر پیش کرسکتا تھا کیونکہ بہاری لال تو پٹن لال کی درخواست پر شیورانی کو لینے آیا تھا ۔

شیورانی بہاری لال کے ساتھ روانہ ہوئی لیکن جب وہ آئی تھی اُسوقت سے اب اس کی حالت بالکل متفاوت تھی ۔ جس کاغذ پہ اُسکی حفظ کردہ آیات مرقوم تھیں وہ صندوق میں ساری چیزوں کے نیچے چھپایا ہوا تھا ۔ یہہ ایک نہایت عجیب چیز تھی جو وہ شہر سے لیکر روانہ ہوئی ۔ ان آیات کے الفاظ اس کے دلپر نقش اور چونکہ وہ انہیں آزماکر دیکھ چکی تھی اِس لئے اب اُسے انکی سچائی کا پختہ یقین تھا ۔ "اے تم سب لوگو جو تھکے ماندے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو مجھہ پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا" ۔

جب گاڑی سٹیشن سے روانہ ہونے لگی تو شیورانی نے پٹن لال کے کان میں کہا کہ "جسقدر جلدی ہو سکے مجھے پھر بلوا لینا" ۔ کیونکہ شیورانی کو اِس بات کا مطلق علم نہ تھا کہ پٹن لال کی درخواست پر اُسے بہاری لال لیجا رہا ہی ۔ پٹن لال نے اپنی بہن سے جدا ہوتے وقت اپنے تئیں بہت ہی غمگین پایا ۔ اس سے پیشتر اُسکی طبیعت شیورانی کی شگفتگی اور محبت کی کبھی ایسی گرویدہ نہیں ہوئی تھی ۔ ماسوائے اُسکے اُسکا دل اُسے ملامت کرنے لگا کہ اُس نے کیوں شیورانی کو اسقدر غمزدہ کیا اور جس دین کو وہ خود سچ اور برحق سمجھتا تھا اُس کے سیکھنے سے باز رکھا ۔

پٹن لال نے دل میں کہا "یہہ سب کچھ مینے بہاری لال کی خاطر کیا ہی ۔ وہ میرا بڑا بھائی ہی اور شیورانی کو خوش کرنے کے لئے بھی میں اُسکی

مرضی کے برخلاف کچھ نہیں کرنا چاہتا" ۔

مراسلات

معذرت نامہ سقراط

پر

ریویو

معذرت نامہ سقراط کو مسٹر پال کیول سنگھ نے اصل یونانی زبان سے نہایت محنت اور جانفشانی سے بامحاورہ اور سلیس اردو میں ترجمہ کیا ہی اور عوام کی دلچسپی کے لئے عموماً اور گذشتہ زمانہ کے حکماء کے سوانح عمری ودیگر عجائب وغرائب ماضیہ سے مذاق رکھنے والے اصحاب کی خاطر خصوصاً شائع فرماکر پبلک پر بڑا بھاری احسان کیا ہی ۔

جیساکہ نام ہی سے ظاہر ہی اِس "معذرت نامہ" سے سقراط کے تمام حالاتِ زندگی کو پیش کرنا مراد نہیں ہی بلکہ اُسکی عجیب اور قابلِ قدر زندگی کے آخری ایام کے ایک افسوسناک واقعہ کا مختصر بیان مقصود ہی ۔ سقراط کے ہمعصر ہموطنوں نے اُسپر یہہ الزام لگایا تھا کہ "یہہ اپنی تعلیم کے وسیلہ سے نوجوان کو بگاڑتا ہی اور شہر کے دیوتاؤں کو نہیں مانتا" اِس الزام کے بالکل صاف طور سے دو حصے تھے یا یوں کہئے کہ فی الحقیقت الزام ہی دو تھے یعنے (۱) نوجوانوں کو بگاڑنا اور (۲) شہر کے دیوتاؤں کو نہ ماننا ۔

ان الزامات یا جرائم کی جوابدہی کے لئے سقراط عدالت میں پیش کیا گیا تھا اور اُس نے اپنی بریت اِن الزامات کی تکذیب کے باب میں جو تقریریں کیں اُنہی کے مجموعہ کا نام "معذرت نامہ سقراط"

ہے۔ اِسکے مطالعہ سے اُسکی خداداد دانائی۔ اولوالعزمی اور علو ہمتی اُس زمانہ میں قریباً بے نظیر اور عدیم المثال معلوم ہوتی ہے۔ اُسے سخت سے سخت خطرہ کی حالت میں بھی ہرگز گوارا نہیں کہ راستی سے کنارہ کش ہو یا کم از کم اِس خوف سے کہ مبادا دشمن اور مخالف تقریر سے تنگ آکر کہیں زیادہ برہم نہوں خاموش ہی رہے۔ وہ آیندہ جہان میں کسی بڑے اجر و ثواب کا امیدوار معلوم نہیں ہوتا بلکہ صرف راستی ہی کی بخاطرِ راستی کی پیروی کرتا ہوا نظر آتا ہے ؛

مخالفین کے بغض و کینہ اور بیجا تعصب کے مقابلہ میں سقراط کی متانت اور سنجیدگی قابلِ تعریف ہے۔ اُس کی محققانہ اور عالمانہ تقریر کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ اِس معذرت سے اُسکا اصلی مقصود صرف یہی نہ تھا کہ جو الزام اُسپر لگائے تھے اُن سے بریت حاصل کرے بلکہ ساتھ ہی اُسکی یہہ بھی بڑی آرزو اور خواہش تھی کہ معقول استدلال کی راہ سے الزام لگانے والوں کو قائل کرے۔ چنانچہ اُسکی تقریر کے عالمانہ اور محبت آمیز فقرات کو پڑھنے اور اُس کے فلاسفرانہ اور ناصحانہ طرزِ تقریر پر غور کرنے سے دل میں بے اختیار اُسکی عزت و عظمت قائم ہو جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسے اپنی جان کے مقابلہ میں اپنے استدلال کی صحت اور راستی کی پیروی کا زیادہ خیال تھا ؛

ہمارے لائق مترجم نے معذرت نامۂ سقراط کا ایسی عمدہ کتاب ترجمہ کرنے سے ثابت کر دیا ہے کہ حکمائے یونان کے افسانے جو زبان زدِ خلائق ہیں محض موہوم کہانیاں ہی نہیں ہیں بلکہ حقیقی اور تواریخی واقعات ہیں ؛

ترجمہ واقعی قابلِ تعریف ہے اور اُسکا ہاتھوں ہاتھ بکنا ہی اِس امر کی کافی دلیل ہے۔ امید قوی ہے کہ اہلِ وطن واجبی قدردانی سے مترجم کی حوصلہ افزائی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھینگے ؛

حکمائے یونان کے مکالمات اور اُنکی تقریروں کا اہلِ ہند تک پہنچنا کوئی آسان بات نہیں ہے اب تک یہی صورت چلی آئی تھی کہ اگر کسی نے انگریزی یا عربی زبان میں کچھہ استعداد حاصل کی تو پھر کہیں کسی انگریز یا عرب کا یونانی سے انگریزی یا عربی میں کوئی ترجمہ دستیاب ہو گیا تو پڑھ لیا لیکن اب نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اہلِ ہند میں بھی یونانی زبان کے فاضل پیدا ہو گئے ہیں جنکے وسیلہ سے بہت سے مدفون خزانے براہ راست یعنے یونانی سے اردو میں ہم تک پہنچ سکتے ہیں بشرطیکہ ہم اُنکی قدر کریں ؛

اردو "معذرت نامۂ سقراط" نہایت ہی عمدہ اور دلچسپ ناول کے رنگ میں ہے۔ اُس کے مطالعہ سے دلمیں ایک نہایت ہی زبردست تاثیر ہے راستی کی محبت اور عظمت قائم ہو جاتی ہے۔ نوجوانوں کے لئے یہہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی ؛

یہہ کتاب مترجم صاحب سے یا ماسٹر رادھا کشن تھرڈ ماسٹر مسیحی ہائی سکول لودیانہ سے بقیمت ۱۱ر معہ محصول ڈاک یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے مل سکتی ہے ؛

خاکسار

محمد اسمعیل

راہروانِ آسمانی

ہمارے نامہ نگار نارووال ضلع سیالکوٹ سے خبر دیتے۔ اور بہت افسوس کی خبر دیتے ہیں کہ نارووال کے مسیحی خواجگان کے بزرگوں میں میاں سیتا صاحب ایک بزرگ نہایت ایماندار حقیقی مسیحی قریب سو برس کی عمر کے ہوکر ۱۶ تاریخ ماہ جون کو آسمان پر بلائے گئے۔ آسمانی آرام میں داخل ہوئے۔ خداوند اُن کے پسماندوں اور عزیز فرزندوں کو جو خود پوتوں اور نواسوں والے ہیں تسلی اور دیسا ہی ایمان بخشے اُن کے حالات ہم کسی وقت شایع کرینگے۔ نامہ نگار ؛

سانحۂ ہوش ربا

لکھتے ہوئے افسوس پیدا ہوتا ہے کہ ایک گل گلاب کملا گیا ہے یعنی پادری بی۔ اے۔ شرف صاحب پاسٹر گورداسپور کلیسیا کا سب سے چھوٹا فرزند دلبند نیوٹن جسکی عمر ایک سال ۹ ماہ کی تھی۔ ۲۱ مئی ۱۹۰۲ء بوقت ½۱ بجے دن کے اِس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے خدا باپ کی گود میں جا بیٹھا ہے اور وہاں اُس نے چھوٹے فرشتہ کا رتبہ و عزت پایا ؛

تو بھی والدین کو یہہ بڑا بھاری صدمہ اور جدائی اور رنج ناقابلِ برداشت محسوس ہو رہا ہے اُسکا خوبصورت چہرہ پیاری پیاری شکل بھولی بھولی باتیں جب جب یاد پڑتی ہیں تو وہ زخمِ دل کو بڑھاتی ہیں اور اِس پر بھی جائے حیرت و تفکر ہے کہ باوجود اِس کم سنی کے والدین کی تربیت کیوجہ سے بچہ دعا مانگنے کے لئے تیار ہو جاتا تھا۔ بیماری کی حالت میں جبکہ والدہ نے کہا کہ بیٹا آؤ خدا باپ سے دعا کریں کہ وہ تجھکو جلدی شفایاب کر دے تو بچارے نے فوراً دونوں ہاتھ ماتھے پر رکھکر آنکھیں بند کیں اور جب تک والدہ دعا کرتی رہی ہاتھ ماتھے پر اور توتلی زبان سے ہاں آں وغیرہ کے آواز ساتھ ساتھ نکلتی اور آخر آمین ماں کے ساتھ کہکر ہاتھ ماتھے سے اُٹھا لیتا اور آنکھیں کھول لیتا۔ اور تندرستی کی حالت میں بھی ایسا

ہی کرتا تھا۔ عارضہ ظاہراً تو بالکل بُرا و خطرناک نہ تھا یعنی پہلے تو ہوپنگ کاف ہی پر بعد میں خسرہ بھی نکل آیا۔ اور پیارے بچہ کو چند دن میں کھیلتے کودتے ایسے لاغر کر دیا کہ سفید ہو گیا۔ جب بستر استراحت پر ہمیشہ کے لئے سو گیا تو اُسکا چہرہ بالکل نورانی سا تھا جس سے صاف عیاں ہے کہ نورانی فوج کا شریک ہو گیا ہے۔ جو کہ پیارے منجی کے ساتھ ہیں۔ پادری صاحب کے ابھی لڑکی کے گزر جانے کا زخم تازہ ہی تھا کہ یہہ پیارا بچہ آناً فاناً اپنی بہن کی طرح اُن سے جدا ہوا جبتک پھر ہم سب ملینگے۔ گو والدین کے دل میں بڑی بھاری تسلی ہے کہ اُس کے عزیز بچے ہمیشہ کے آرام میں ہیں تو بھی انسانی فطرت ہی اس قسم کی ہے کہ وہ اولاد کی جدائی گوارا نہیں کرتی۔ آجکل اکثر احباب کے خطوط آتے ہیں جنکو کہ وہ اس غم کی حالت میں جواب نہیں دے سکتے۔ راقم امید کرتا ہے کہ اُن کے احباب واصحاب معاف فرمادیں اگر وہ جلدی جواب نہ دیویں۔ آپ جانتے ہو کہ پہلے دو بچوں کا یکے بعد دیگرے آناً فاناً گزر جانا کوئی تھوڑے صدمہ کی بات نہیں ہے۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ ناظرین مہربانی سے اُن کے لئے دُعا کریں کہ ہمارا نجات دہندہ و تسلی دینے والا پیارا خداوند یسوع مسیح اُنہیں پوری تسلی دیوے۔ اور اُنہیں باقی زندگی میں کامل بھروسہ و تسلی اپنی روح کی رہنمائی سے دیتا رہے

آمین

راقم

اُن کے غم میں شریک

مسٹر گرینڈک ساکن نیو یارک کو تھوڑی سی زمین جہیز میں ملی تھی جسکی قیمت اسوقت پچاس پونڈ تھی اب وہ زمین ۷ لاکھ روپیہ کو فروخت ہوئی ہے ؛

بدگمانی

محبت بدگمان نہیں - ا قر ۱۳/۵

تعجب کی بات ہے کہ لوگ مدعی تو محبت کے ہیں تاہم اپنے دوستوں عزیزوں اور دوسروں سے بدگمان ہوتے ہیں۔ حالانکہ محبت بدگمان ہو نہیں سکتی۔ ہر طرح کی بدگمانی کی دو وجہیں ہیں ؛

اول۔ کہ محبت سچی نہیں۔ دوم غلط فہمی ؛

پہلی بات کی نسبت تو میرا تجربہ یہہ ہے کہ سچی محبت دنیا میں بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ عموماً خودغرضی کی محبت ہے۔ جہاں خودغرضی ہے۔ وہاں محبت کا کیا کام۔ اور محبت میں بدگمانی ممکن نہیں۔ اور بدگمانی عموماً غلط فہمی سے پیدا ہوتی ہے محبت کا کام ہے کہ ہمیشہ روشن پہلو کو دیکھے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ جب تم کسی کی نسبت کوئی بات سنو۔ تو سب سے پہلے اُس بات سے جو نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ وہی اپنے دلمیں قائم کرو ؛

مثلاً اگر کوئی شخص شراب خانہ کے سامنے سے گذر رہا ہے۔ تو پہلے ہی اس نتیجہ پر نہیں پہنچنا چاہئے کہ وہ شراب پی کر نکلا ہے۔ کیوں نہ یہہ خیال کریں کہ وہ نیک مرد ہے۔ کسی گنہگار شرابی کی تلاش میں ہے۔ کہ اسکو راہ راست پر لاوے۔ اس خیال سے اسکی نسبت ہمارے دلمیں پختہ اور سچی محبت پیدا ہوگی۔ غلط فہمی کی نسبت ایک مثال میرے خیال میں آئی ہے ؛

چند روز ہوئے کہ میرے بچے اپنی والدہ کے ساتھ قریب شام کے ہوا خوری کو گئے۔ میں ساتھ نہ تھا جب واپس آئے۔ تو آتے ہی سب بچے ایک زبان مجھسے کہنے لگے کہ ابا جان آج ہم نے ایک بڑا سانپ دیکھا۔ سڑک کے کنارے۔ ایک جھاڑی میں لٹک رہا تھا۔ بالکل سیاہ رنگ کا تھا۔ ہم سب ڈر گئے۔ اور ڈر کے مارے بھاگ آئے میں نے کہا کہ نہیں سانپ نہیں ہوگا۔ کوئی چیتھڑا ہوگا انکی والدہ کہنے لگی۔ نہیں جی۔ میں نے خود دیکھا۔ بالکل سانپ معلوم ہوتا تھا۔ میں نے کہا کہ اس پہاڑ پر ایسے سیاہ رنگ کے سانپ نہیں ہوتے۔ پھر شاہراہ کے کنارے پر جہاں بیسوں آدمی ہر وقت گذرتے ہیں۔ کہاں ٹھہر سکتا ہے۔ مگر میری بات سے انکی تسلی نہ ہوئی۔ کیونکہ انکا چشم دیدہ واقعہ تھا۔ دو تین دن کے بعد ہم سب پھر اُسی سڑک پر پھرنے گئے میں نے بچوں سے پوچھا کہ وہ سانپ تم نے کہاں دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آگے چلئے بتاتے ہیں۔ چنانچہ جب ہم موقعہ پر پہنچے۔ تو جھٹ بڑا لڑکا بول اٹھا کہ وہ سانپ ابھی تک وہیں ہے۔ دوسرا کہنے لگا کہ وہ سانپ کہاں ہے۔ وہ تو سیاہ چیتھڑا ہے۔ اور واقعی وہ چیتھڑا نکلا۔ تب اُن کے دلسے سانپ کا خوف دور ہوا اور اپنی غلط فہمی کے قائل ہوئے۔ چونکہ انہوں نے ذرا تاریکی میں دیکھا تھا۔ تو اُنکو تاریک پہلو ہی نظر آیا کہ چیتھڑے کا سانپ بنا۔ لیکن جب روشنی میں اُسکا روشن پہلو دیکھا۔ تو صاف چیتھڑا دکھائی دیا۔ کیونکہ وہ چیتھڑا ہی تھا ؛

اکثر ہماری بدگمانیوں کا یہی حال ہے کہ ہم اپنی محبت کی کمی کے باعث عموماً بھائیوں کی نسبت غلط فہمی کرتے۔ اور اُن سے بدگمان ہو جاتے ہیں ؛ اور یہہ بدگمانی آخر کو نفرت اور دشمنی کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ جو محبت کی عین ضد ہے۔ میں اُسکو شیطانی مزاج کہونگا۔ کیونکہ خدا سے اُس کا کچھ واسطہ نہیں ؛

اکثر لوگ۔ اپنے دوستوں سے گھر بیٹھے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ہمارا کوئی دوست اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کرتا ہے۔ وہ دوست نیک ہے وہ اپنی نیکی۔ خوش اخلاقی۔ مہمان نوازی اور سخاوت

میں مشہور ہے۔ مگر اُس نے شادی کے موقعہ پر کسی دوست اور قریبی رشتہ دار کو نہیں بلایا۔ تو جھٹ اُسکے دوست بغیر سبب دریافت کرنے کے بکواس کرنے لگ جاتے ہیں۔ اجی وہ مغرور ہیں۔ کسی کو اپنے برابر سمجھتے نہیں۔ اجی وہ کنجوس ہیں ہاں صاحب وہ اکل خورے ہیں۔ دیکھو تو جھوٹے منہ کسی کو خبر تک بھی نہیں دی۔ کہ کوئی آنہ جائے اسی طرح اپنے آپ بکواس کرنے (جھنجھ مارنے) لگ جاتے ہیں۔ کیا یہی محبت کا یہی تقاضا ہوا کرتا ہے۔ کہ اپنے ایک قدیمی اور عزیز دوست سے یوں بدگمان ہو جائے۔ کیا پہلے مناسب نہ تھا کہ سبب دریافت کرتے۔ اور سبب دریافت کرنے سے پیشتر کیا ہم پر فرض نہ تھا کہ ہم خود ہی اپنے دوست کی نسبت اچھے عذر خیال میں لاتے۔ اور غلط فہمی سے بدگمان نہ ہوتے۔ کیونکہ جب ہم دریافت کرتے ہیں۔ تو ہمکو اپنی بدگمانیوں پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ وہ دوست کہتا ہے۔ کہ چونکہ میرا فلاں عزیز عین موقعہ پر فوت ہو گیا تھا۔ اور تاریخ بدلنے میں مصیبت یہہ تھی۔ کہ میری تبدیلی ہونے والی تھی۔ نہ معلوم کہاں جانا اور کیا شکلیں پیش آتیں سو بغیر فاش کرنے اور شان شوکت کے خاموشی اس مبارک کام کو پورا کرنا ضروری تھا۔ اس لئے دوستوں کو خوشی میں شامل نہیں کر سکا۔

غرض کہ ہماری بدگمانیاں ظاہر کرتی ہیں کہ ہم دوستوں سے سچی محبت کرنا نہیں جانتے۔ طرح طرح کی غلط فہمیوں سے ہم عزیزوں سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ محبت بدگمان نہیں یہہ تو عام دوستوں کی مثال میں نے دی ہے۔ بھائی اور بہنوں میں غلط فہمیوں سے محبت نفرت سے بدل جاتی ہے۔

عموماً اِس قسم کی غلط فہمیاں ہیں۔ جنہوں نے لوگوں کو مشنریوں سے بدگمان کر رکھا ہے۔ پر ناظرین آپ یقین جانیں۔ کہ جہیں محبت نہیں۔ وہ خدا کو نہیں جانتا۔ تو پھر دینداری کے دعوے اور خدا پرستی کے نشان۔ جھوٹے ہیں۔ ایسے لوگ عبث کلام کے مناد بنے بیٹھے ہیں وہ اوروں کو کلام کی بشارت دیکر خود نامقبول ہیں میرے مضمون کے ناظر ہرگز مت بھول کہ

محبت بدگمان نہیں

راقم
واعظ

کرسچن اینڈیور

جولائی ۱۱۔ صلح کا خدا۔ زبور ۲۷: ۱-۷

" ۱۲۔ صلح کا شہزادہ یسعیاہ ۹: ۶ و ۷

" ۱۳۔ صلح کرنے والوں کی مبارک بادی متی ۵: ۱-۹

" ۱۴۔ حیوانوں کی باہمی صلح یسعیاہ ۱۱: ۶-۹

" ۱۵۔ قوموں کی صلح۔ حزقی ایل ۲۹: ۹-۱۰

" ۱۶۔ صلح اور اقبالمندی۔ میکاہ ۴: ۲-۴

" ۱۷۔ اتوار۔ ساری قوموں کی باہمی صلح سے دنیا کو کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ زبور ۴۶: ۹-۱۱ یسعیاہ ۲: ۲-۴۔

جھگڑوں اور لڑائیوں کی کیا وجہ ہے؟
کبھی لالچ کبھی دلی عداوت کبھی حسد کبھی غصہ کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ہمیشہ بہت نقصان ہوتا ہے۔ اگر سب مسیح کی مرضی پر چلتے تو لڑائی جھگڑا نہ ہوتا۔ ہمیں تو بڑی بڑی ملکی لڑائیوں سے کم ہی واسطہ ہے پر نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم کبھی جھگڑوں میں شامل ہوتے ہیں یا نہیں۔ جو جھگڑتا ہے۔ خدا کو بھول جاتا ہے اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے۔ کتنی دفعہ مسیحی جماعتوں میں جھگڑوں کی وجہ سے پھوٹ پڑ جاتی ہے اور کمزوری پھیل جاتی ہے۔ خدا کے کام میں خلل پڑ جاتا ہے۔ غیر مسیحیوں کو مسیح کے خلاف کہنے کا موقعہ ملتا ہے۔ شاید بہت لوگ مسیح پر ایمان لانے سے رک جاتے ہیں۔ پھر اُس شخص کی روح کا جو جھگڑے میں پھنس جاتا ہے کتنا نقصان ہوتا ہے۔ خدا سے علیحدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ یوحنا نے کہا کہ جو اپنے بھائی سے محبت نہ رکھے وہ خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کوئی کہے کہ میں تو جھگڑالو نہیں ہوں۔ اِس بات کا جواب دینا چاہے کہ تم کبھی بھی جھگڑتے ہو۔ اگر جھگڑتے ہو تو وہی سارے بُرے نتیجہ ہوں گے یہہ ایک بڑا سخت مرض ہے۔ خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اس گناہ سے بچائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے بھائیوں کو ویسے پیار کریں جیسے اپنے آپ کو۔

دہیکی دینا

حصہ دوم

(من تصنیف پادری برکت مسیح صاحب گوجرانوالہ)

بعض کہتے ہیں کہ جو مرضی ہو وہ دینا چاہئے جو ایسا کہتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں کرتے۔ سب سے اچھا قانون یہی ہے جو شریعت سے پہلے خدا کے لوگوں میں رائج تھا۔ ابراہام نے ملک صدق کو دہیکی دی یعقوب نے دہیکی دینے کا خدا سے عہد کیا اور پورا کیا۔ اس قانون کو قائم رکھنے کے لئے خدا نے بنی اسرائیل قوم کو خاص حکم دیا خداوند مسیح نے اس کی تائید کی متی ۲۳: ۲۲۔

بیشک زیادہ دینے کی اس میں ممانعت نہیں ہے۔ لیکن جو کم سے کم دہیکی نہیں دیتا۔ وہ



نہ اپنی ضمیر کو نہ خدا کے حکم کو نہ مسیح کی تائید کو مانتا ہی۔ اس کے ادا نہ کرنے میں خدا کی لعنت ہے ملاکی ۳: ۹ اس کے ادا نہ کرنے میں مفلسی ہی حجی ۱: ۲-۶ عیسائیوں کی مفلسی کی وجہ یہی ہے ورنہ خدا کے پاس سب کچھ ہی وہ دے سکتا ہی سونا چاندی خدا کا ہی حجی ۲: ۸ اس کے ادا نہ کرنے میں خدا کو فریب دینا ہی ملاکی ۳: ۸ اس کے ادا کرنے میں بہت برکت کا وعدہ ہی ملاکی ۳: ۹ و ۱۰؀

امریکہ میں ایک آدمی نے ایک دفعہ اس مضمون پر کہا کہ اگر کسی کو دہیکی دینے پر کچھ نقصان ہو تو میں وہ نقصان پورا کر دونگا اس بات کو سنکر ایک آدمی نے دہیکی دینا شروع کر دیا کہتے ہیں کہ پہلے وہ معمولی آدمی تھا اب خدا نے اس کو بہت ہی برکت دی ہی اور وہ کلیسیا کے لئے بہت مدد کرتا ہی اور دوسروں کو دہیکی دینے کی ترغیب دیتا ہی۔ (برکت مسیح)؀

کل خط و کتابت پادری ٹی گرہیم بیلی وزیر آباد سے کرنی چاہئے؀

لنڈن میں ایک نئی قسم کا گلو بند ایجاد ہوا ہے۔ جو موسم کے مطابق رنگ بدلا کرے گا یعنی گرمی میں اس کا رنگ نیلا ہو گا سردی میں اودا۔ برسات میں گلابی اور برف وغیرہ پڑنے کے دنوں میں اس کی رنگت گہری سبز ہو جایا کرے گی؀

گورنمنٹ مدراس نے حکم صادر فرمایا ہے کہ اگر احاطہ ہذا میں کہیں قحط پڑ جائے اور مویشی چارہ کے نہ ملنے کے سبب خستہ حال ہو جاویں تو ایسے قحط زدہ لوگوں کے تمام مویشیوں کو سرکاری جنگلوں میں چرنے کی اجازت دی جاوے؀

واقعات اور رائیں

ہردوار کا آریہ اخبار اپنے ۳ جون کے پرچہ میں فلاڈلفیہ واقع امریکہ کے اندھوں کے کارخانہ قالین سازی پر حیران ہو کر کہتا ہی کہ اسمیں شبہ نہیں کہ مغرب کی مادہ پرستی بعض دکھوں کا باعث بن رہی ہی۔ لیکن ساتھ ہی اس کے جو کوشش انسانی دکھوں کے دور کرنے کے لئے وہاں کے عالم اور ذی فہم اصحاب کر رہے۔ انکا مطالعہ کر کے ہندوستان کی اسوقت کی محض زبانی روحانیت پر مغرب کی مادہ پرستی کو بھی ترجیح ہی دینی پڑتی ہی۔ نہ معلوم ویدوں کی پیروی کا فخر کرنے والے کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گے“

خداوند یسوع کا فرمان ہی کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہی کیا سرکنڈے سے انگور یا بھٹ کٹیا سے انجیر توڑتے ہیں۔ امریکہ کی مادہ پرستی!!! انکے روحانی شردھا اور پریم کے کاموں سے ظاہر ہی۔ کیا یہ کام مادہ پرستوں کے ہیں۔ یہ انسانی ہمدردی مادہ پرستی کا نتیجہ ہی۔ ویدوں کی روحانیت جسکے آپ جانشین ہیں آریوں کی کرتوتوں سے صاف ظاہر ہی۔ ڈاکٹر پنل جیسے مسیحی آپ کے گروکل میں چندہ دے آویں۔ جنکو آپ مادہ پرست کہتے ہیں۔ آپ جو خدا پرستی کے مدعی ہیں کبھی پھوٹی کوڑی کسی مسیحی یتیم خانہ کو بھی آپ نے دی؀

کیوں آنکھیں رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور کان رکھتے ہوئے نہیں سنتے۔ افسوس ہی کہ تعصب نے آپ کے کان اور آنکھیں بند کر رکھیں ہیں۔ ہلاک الله۔ (واعظ)

یہی اخبار انڈین ڈینس کے نوٹ پر جو اس نے مسیحیوں کی نسبت لکھا ہی یوں رائے زنی کرتا ہی کہ اگر یہ اصول مانا جاوے کہ ”عیسائیت بزدلوں کو بھی بہادر اور بے عقلوں کو بھی عقلمند بنا دیتی ہی۔ تو ہندوستان کے عام دیسی مسیحی کہاں تک بہادر اور زیادہ تر عقلمند ہو گئے ہیں“؀

کیا ابھی تک آپکو اتنا بھی معلوم نہیں ہوا۔ کہ مسیحیت نے ہندوستانیوں کو کس قدر دلیر اور عقلمند بنایا ہی۔ مسیحیت نے ہندوستان کے چوہڑوں اور چماروں کو آریوں کے استاد اور حاکم بنا دیا ہی۔ اور ایسی آزادی ایسی بخشی ہی۔ کہ راستی کے ساتھ سر بازار ویدوں کی باطل پرستی کا مقابلہ کرنے کو کھڑے ہیں۔ ہاں البتہ وید پرستوں کی سی بدزبانی اور ژاژ گوئی ان میں نہیں۔ آپ نے ایک مردود ہندو مسیحی کو لاہور میں آریا بنایا تھا۔ اس کو اپنے سے دوگنا . . . . لایق بنا دیا۔ اب وہ کہاں ہے۔ جسکو آریا برتی ندھی سبھا کندھوں پر اٹھائے پھرتی تھی۔ مسیحیت نے ہندوستانیوں کو نہ صرف عقلمند اور دلیر ہی بنایا ہی۔ بلکہ۔ نیک۔ پاک باطن۔ خوش رفتار محنتی۔ اور جائز کمائی کے پیدا کرنے والے بنا دیا ہی مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ اور بڑے بڑے آریوں کی پرائیویٹ زندگی کا مقابلہ عام مسیحیوں ہی سے کر کے دیکھئے۔ تاریکی اور نور کا فرق یاد دیگے۔ آریوں کی پوتر تائی صرف زبانی جمع خرچ ہی۔ عام طور پر انکی پرائیویٹ زندگی قابل شرم ہی۔ تہذیب اور قانوں مانع ہی۔ ورنہ

گر کہے تو لیک ایک کا میں نام بتادوں
یہ پردہ ناموس ہی صد چاک اٹھادوں

دھرم سالہ۔ ۱۴ تاریخ ماہ جون صبح آٹھ بجے دھرم سالہ میں خفیف سا زلزلہ آیا۔ شمال سے جنوب کی طرف حرکت تھی (واعظ)

جنرل کروپٹکن نے عظیم جاپانی فوج کے بڑھنے کی خبر دی اس کا چہرہ ۱۲۰ میل تک پھیلا ہوا ہی؀

دار الحکومت روس میں اس بات کا بڑا چرچا ہی کہ چند روز سے زار کو ایک جادوگر عورت کا بڑا اعتبار ہو گیا ہی۔ یہ عورت ایک قسم کی روشنی

میں آئیندہ واقعات کی تصویریں دکھاتی ہے۔ اُس نے زار روس کو یقین دلایا ہے کہ ابھی تمہاری فوج کو بہت شکستیں ہونگی۔ لیکن وہ آخر میں فتح پائیگی ایک روز اُس عورت نے ایک ایسی تصویر دکھائی جس کو شہنشاہ روس نے پورٹ آرتھر کا نقشہ سمجھا۔ انہیں معلوم ہوا کہ پورٹ آرتھر بالکل نازک حالت میں ہے۔ تمام قلعے برباد ہو گئے ہیں۔ لیکن آخر میں زار نے دیکھا کہ جاپانی فوجیں کوریا سے بھاگ رہی ہیں۔ اور روسی فوجیں اُن کے پیچھے جا رہی ہیں۔ عام خیال یہہ ہے کہ بعض چالاک لوگوں نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے اس عورت کو زار کے محل میں داخل کیا ہے۔ اور وہ فریب میں آکر اُس کو صاحب کشف و کرامت سمجھنے لگے ہیں۔

اشتہارات

ضرورت

ہمیں گرلس مڈل سکول پٹیالہ کے لئے ایک زنانہ ٹیچر کی جو کہ بیوہ ہو بمشاہرہ دس روپیہ ماہوار ضرورت ہے۔ اور جو کہ اپر پرائمری تک اردو گورمکھی ہندی میں بخوبی تعلیم دے سکے۔ زنانہ ٹیچر کی عمر تیس اور چالیس برس کے مابین ہونی چاہئے۔ المشتہر مس سکوٹ صاحبہ وکٹوریہ ہسپتال پٹیالہ ریاست پنجاب ‌‌

ضرورت

ایک استاد کی ضرورت ہے جو اپر پرائمری تک تعلیم انگریزی اردو اور ہندی میں دے سکے۔ درخواست کنندہ اپنی اپنی سندوں کی نقل اور تنخواہ جو لینا چاہتا ہو درخواست میں درج کرے۔ درخواست کنندہ کم از کم مڈل پاس ہووے۔ پادری بی۔ این پول۔ چھچھاوہ کوٹھہ

معذرت نامہ سقراط

اِس کتاب میں وہ معذرت ہے جو سقراط نے اُن الزاموں کے جواب میں عدالت کے درمیان کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ مجرم قرار دیا گیا۔ یہہ کتاب ناول کے طور پر بڑی دلچسپ طرز میں افلاطون کی لکھی ہوئی ہے۔ اسکو مشتہر نے اصل یونانی سے معہ انٹروڈکشن اور نوٹس کے سلیس اور بامحاورہ اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ قیمت عوام سے ۸؍ معہ محصولڈاک اور طلبار مدارس و یونیورسٹی سے ۴؍ بلا محصول ڈاک نقد قیمت بھیجنے پر یا قیمت طلب پارسل کے حکم آنے پر فوراً بھیجی جائیگی اگر ناظرین اِس کتاب کی قدر کرینگے تو امید واثق ہے کہ افلاطون کے دیگر کلمات کا ترجمہ بھی ہو کر وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین ہوتا رہیگا ‌‌

المشتہر

پال کیول نگھ امریکن مشن احاطہ لودیانہ

پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے۔ تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اِس بات پر حکیمانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستتر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن و دیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے۔ کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ‌‌ درخواست کی جاتی ہے کہ جو اِس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ‌‌

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر سہارنپور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۲؍
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱۱؍ ۲؍ ۸؍
قیمت ہر حالتمیں پیشگی لیجائیگی ‌‌

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	۸؍	۱؍	عہ
نصف کالم	۱؍	عہ	للعہ
پورا کالم	عہ	للعہ	للعہ
پورا صفحہ	معہ	صہ	لہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا ‌‌

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ‌‌

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
معہ محصول ۸؍ عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ دائیلی کے اہتمام سے چھپا